EDITORIAL

Pharmaceutical Review رسالہ الادویہ

ISSN: 2220-5187

Editorial اداریہ

تاریخ:جنوری 2020,19

نمبر:3513-20/PR

تمہاری یادیں بسیں ہیں دل میں افق کے اس پار جانے والو!

عجل کی وادی میں راہیوں کو، بقاء کی راہیں دکھانے والو   خدا کا پیغام دینے والو، خودی کا وعدہ نبھانے والو

خوشی خوشی سب سے آگے، لبیک کے مشہد کو جانے والو   تمام جھوٹی خدائیوں کے صنم کدوں کو گرانے والو

تمہاری یادیں بسی ہیں دل میں، افق کے اس پار جانے والو

دولت اور اقتدار بڑی عجیب چیزیں ہیں۔ جو نعمت و رحمت ز کے ساتھ فتنہ و آزمائش کی حثیت بھی رکھتی ہیں۔ ہماری کامیابی و بخشش کے ساتھ ناکامی و گرفت کی وجہ بن سکتی ہیں۔ جسے یقیناً ہم اپنے مخصوص مقاصد اور متعین اہداف کے حصول کا وسیلہ و زریعہ تو بنا سکتے ہیں۔ مگر اسے ہرگز اپنی حتمی اور آخری منزل نہیں قرار دے سکتے۔ مگر بد قسمتی سے کئی لوگ انہیں اپنی زندگی کا بنیادی مقصد بنا لیتے ہیں۔ اپنی سوچ اور جدو جہد کا مرکز و محور بنا لیتے ہیں۔ اور پھر اسکے حصول اور استحکام کے لیے بنیادی انسانی اخلاقیات بھی بھول جاتے ہیں، اصول و ضوابط کو پامال کرتے ہوئے سرعام قانون شکنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ بد بخت حیوانگی و درندگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور حکومت و منصب کے حصول اور طوالت میں مصروف کار رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ جانور نما لوگ ساری زندگی اقتدار اور شہرت کی خواہش اور تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ اس مصنوعی، وقتی اور معمولی مفاد کے لیے حقیقی، دائمی، غیر معمولی انعام سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مگر کہ وقت، حالات اور تاریخ آج بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ دولت، قوت اور شہرت کے نمائندگان کبھی معزز و محترم نہیں ہو سکتے۔ فرعون، ہامان، شداد اور قارون کو آج بھی دنیا عبرت کا نشان سمجھتی ہے۔ اور اس کے برعکس جو لوگ ظلم و بد دیانتی کے خلاف صف آراء ہوئے، کفر و الحاد کے سامنے ڈٹ گئے، کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیا، خوف و دہشت کا سینہ تان کر مقابلہ کیا، جو نہ جھکے، نہ بکے، نہ چھپے اور نہ ہی کبھی اپنے مقاصد سے ہٹے۔ جو اپنی متاع عظیم کو راہ الا اللہ قربان کر کے ہمیشہ کیلئے امر ہو گئے۔ لوگوں نے نے ہمیشہ ایسے عظیم مجاہدین کی قدر کی اور تاریخ

نے انکے اعلیٰ اخلاق اور عظیم کردار کو ہمیشہ کیلئے اپنے اوراق میں محفوظ کرلیا۔ جو دنیا سے جاتے جاتے آنے والی نسلوں کو بھی اپنے خون سے یہ پیغام لکھ کر دے گئے کہ اصل طاقت اور حقیقی کامیابی صرف اللہ کے پاس ہے۔ جس نے ہمیں تخلیق کیا، جسکی رضا کے لئے ہم زندہ رہے، جس کے پیغام کو عام کرنے کی ہم جدوجہد کرتے رہے، اور اسی کی طرف ہم بالآخر لوٹ رہے ہیں۔

ان الصلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔

قارئین محترم! چشم فلک نے ایسے کئی نظارے دیکھے کہ جب دولت واقتدار کی حرص اپنے عروج کو پہنچی۔ سازشوں کے جال بچھے، خوف ووحشت کے اندھیرے چارسو پھیل گئے۔ تفتیشی و تحقیقی حلقہ جات Inquiry Commissions تشکیل پا گئے، پھر مرضی کے منصف متعین ہوئے، اپنی خواہشات کے فیصلہ جات مرتب ہوئے، حاکم وقت کا فرمان حرف آخر ٹھہرا، قاضی القضاء نے اس فرمان کو اپنے غیر جانبدارانہ فیصلہ Judgment کی شکل میں عوام الناس کو سنا دیا۔ چنانچہ انصاف مر گیا، قانون ہار گیا، ظلم وبددیانتی کا شاندار مظاہرہ ہوا۔ پھر ایسا بھی موڑ آیا جب اپنے بیگانے ہوئے۔ جگری دوست جان چھڑانے لگے۔ ہمیشہ ساتھ نبھانے کی قسمیں کھانے والوں کی ترجیحات بدل گئیں۔ لوگ گرگٹ سے بھی زیادہ تیزی سے رنگ بدلنے لگے۔

احباب گرامی! آج جناب محمد اقبال اور پروفیسر ڈاکٹر میاں رفعت الزمان کو ہم سے بچھڑے کم وبیش دوسال ہونے کو ہیں۔ لہٰذا ہم آج اس اداریہ کے توسط سے اپنے عظیم بھائیوں کا تذکرہ کرینگے۔ انکے مشن کو آگے بڑھانے کی بات کرینگے۔ انکی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرینگے۔ ہم جہاں ان قابل قدر شخصیات کا غم منائیں گے وہاں انہیں دکھی کرنے والے بدبختوں کی مذمت بھی کرینگے۔ جناب محمد اقبال اور پروفیسر ڈاکٹر میاں رفعت الزمان نے زندگی بچانے والے پیشہ Life Saving Profession کی ترقی اور بہتری کے لئے نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ جنہوں نے نظام اور طریق کار کی درستگی کے لئے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا۔ انسانی صحت اور زندگی کی حفاظت اور صحت مند معاشرہ اور توانا قوم بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ سرکاری، انتظامی اور پیشہ ورانہ اداروں میں ایسے ناگزیر اقدامات کرنے پر زور دیا، جو قوم اور معاشرے کی صحت وتندرستی کی ضمانت بن سکیں۔ ماہرین ادویات کو دفتری وانتظامی کاموں پر لگانے کی بجائے، حقیقی ادویاتی وطبی ذمہ داریاں Clinical and pharmaceutical responsibilities تفویض کرانے کی کوشش کی۔ فارمیسی کا صحیح انتظامی وتعلیمی ڈھانچہ Organogram لاگو کرانے کی جدوجہد کی۔ اور حقیقی قانونی وپیشہ ورانہ نظام کے نفاذ کے لئے جدجہد کی۔ اور ادویاتی تعلیمی اداروں میں ہائر ایجوکیشن کمیشن اور فارمیسی کونسل کا مجوزہ تعلیمی، تدریسی اور انتظامی ڈھانچے کے نفاذ کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ مگر بدقسمتی سے جب جامعہ سرگودہا کے ادویات سازی کے کارخانے کی ملازمت سے جناب محمد اقبال کو بے بنیاد الزامات کی بناء پر فارغ کر دیا گیا۔ تو وہ ان غلط الزام کی حدت کو برداشت نہ کر پائے اور دسمبر 31، 2018 کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ جناب محمد اقبال انتہائی اعلیٰ پائے کے ماہر ادویات Pharmacist، محنتی وجفاکش نوجوان اور خودداری وغیر تمندی میں اپنا ثانی نہ رکھنے والے صاحب تھے۔ جن کا حقیقی جرم اسی ادارے میں ہونے والے ملکی تاریخ اور ادویات وصحت کی دنیا کی بدترین کرپشن کو افشاء کرنا تھا۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر ڈین فارمیسی کی شاندار کرپشن کو طشت از بام کرنا تھا۔ جنکی نالائقی اور بدانتظامی کی وجہ سے ادویاتی کارخانہ Pharmaceutical Unit ادویات سازی کا اجازت نامہ یا پروانہ Drug Manufactruring License ملنے کے باوجود ناکام ہو گیا۔ جسکی وجہ سے سرکاری خزانہ کو تقریباً 83 ملین روپے کا نقصان ہوا۔ جس میں تقریباً 42 ملین روپے حکومت پنجاب نے فراہم کئے تھے۔ چنانچہ منصوبہ کی ناکامی سے نہ صرف پیشہ فارمیسی اور جامعہ سرگودہا کو ناقابل تلافی نقصان ہوا بلکہ کئی ملازمین بھی بے روزگار ہو گئے۔ اسکے علاوہ موصوف الحاق کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے بھی بڑی ہنرمندی سے بددیانتی فرماتے ہیں۔ ملحقہ اداروں Affiliated Institutions سے تحقیقی نگرانی، امتحانات اور طلبہ کو پڑھانے کی آڑ میں رشوت وصول فرماتے ہیں۔ جو بددیانتی، قانون شکنی اور بداخلاقی کے ساتھ مفادات کا ٹکراؤ بھی ہے۔ اس سے مذکورہ ادارے اور عہدے کے ناجائز استعمال کا مفہوم بھی برآمد ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے دو افسران کو بھی کرپشن افشاء کرنے کی پاداش میں یونیورسٹی انتظامیہ کی ملی بھگت سے ملازمتوں سے نکلوا دیا۔ بعد ازاں ان افسران نے رئیس جامعہ ڈاکٹر اشتیاق احمد اور سینڈیکیٹ University Syndicate سے ملازمت کی بحالی کی اپیل کی۔ جو جناب ڈین نے کامیاب سازش کرتے ہوئے مسترد کروا دی۔ چنانچہ ان دونوں اصحاب کو ہم آج کے دور کا مجتہد کہیں گے۔ انکی حق گوئی، جرات مندی اور استقامت کو دل کی گہرائیوں سے سلام پیش کرتے ہیں۔ پوری فارماسسٹ برادری اور پاکستانی قوم انکی جدوجہد اور قربانی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جنہوں نے جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کا قابل فخر کارنامہ انجام دیا۔ اللہ کے شیر، غلامان مصطفیٰ اور علامہ اقبال کے حقیقی شاہین ہونے کا ثبوت پیش کیا اور اپنے موقف، مقصد اور مشن پر ڈٹے رہے۔ جناب محمد اقبال جو کوئٹہ بلوچستان سے تشریف لائے تھے۔ جنکی دن رات انتھک محنت کے نتیجہ میں ادویات کے کارخانہ Pharmaceutical Unit کو سرکاری سطح پر ادویات سازی کا اجازت نامہ Manufacturing

License عطاء ہوا تھا۔ جو کام گذشتہ 13 سالوں سے کوئی نہیں کر پایا۔ اس عظیم انسان نے انتہائی قلیل مدت میں بڑی کامیابی سے کر دکھایا۔ انہیں جب بے بنیاد الزامات کی بناء پر یونیورسٹی سے نکالا گیا تو اپنی غیرت اور حمیت کی وجہ سے اس صدمہ، رنج اور دکھ کو برداشت نہ کر سکے اور خالق حقیقی سے جا ملے۔ چنانچہ ہم سمجھتے ہیں کہ جناب محمد اقبال کی موت کے ذمہ دار ڈین فارمیسی، جامعہ سرگودھا ہیں۔ اور ہم ادارے سے کسی انصاف کی توقع نہیں رکھتے، بلکہ اللہ کی عدالت میں اپنا مقدمہ درج کراتے ہیں۔ جسکے لیے یقیناً کسی تفتیش کی ضرورت نہیں۔ وررب العالمین ان قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائے گا۔ ہم جناب محمد اقبال کی بددیانتی و بدعنوانی کے خلاف جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ انکے ورثاء اور پسماندگان غم میں برابر کے شریک ہیں۔

حضرات گرامی! اسی نوعیت کا ایک اور سانحہ 2018 میں شعبہ فارمیسی، جامعہ اسلامیہ، بہاولپور میں پیش آیا۔ جہاں کے مایہ ناز استاد جناب ڈاکٹر میاں رفعت الزمان صاحب کا انتقال ہوا۔ جن کا جرم بھی جناب محمد اقبال سے ملتا جلتا ہے۔ انہوں نے خاکم وقت کے سامنے کلمۂ حق کہنے کی جسارت کی تھی۔ غرور و تکبر کے اعلیٰ عہدیداروں کے اقتدار کو اپنے عقیدے اور نظریات کے منافی جانا تھا۔ جنہوں نے حق اور سچ کا بھرپور ساتھ نباہتے ہوئے بددیانتی و بدعنوانی کی مذمت کی تھی۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر رفعت الزمان اکتوبر 1962,20 کو گوجرانوالہ کے نواحی گاؤں مرالی والہ میں پیدا ہوئے۔ انکے والد محترم جناب میاں یونس صاحب پیشہ کے اعتبار سے طبیب تھے۔ معروف کالم نگار جناب نعیم مسعود صاحب کے تایا جان تھے۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر رفعت الزمان نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فارمیسی میں گریجویشن B.Pharmacy، ایم فل فارماکالوجی M.Phil-Pharmacology، اور پی ایچ ڈی PhD-Pharmacology کی ڈگری وصول فرمائی۔ جناب ڈاکٹر میاں رفعت الزمان صاحب بھی کئی انتظامی، تعلیمی اور پیشہ ورانہ امور پر اپنی مخصوص آراء Opinions رکھتے تھے۔ جو اکثر و بیشتر سربراہان کے شاہانہ مزاج اور افسرانہ آداب کے خلاف ہوتی تھیں۔ اور حصوصاً موجودہ ڈین فارمیسی پروفیسر ڈاکٹر نوید اختر کی کتاب میں ناقابل معافی جرم جاتا تھا۔ چنانچہ ان کا معاشی قتل کرنے کے ساتھ انہیں ملازمت سے ہمیشہ فارغ کرنے کی بھرپور تیاری کی جا چکی تھی۔ مگر اللہ کو کچھ اور ہی مقصود تھا۔ جناب ڈاکٹر میاں رفعت الزمان صاحب حالات کی سختیوں، تعلیمی حکمرانوں کی بربریت اور تکبر کے نشہ میں مخمور اہل اقتدار سے لڑتے لڑتے بالآخر اگست 2018 کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

یہ بھی عجیب حسن اتفاق ہے کہ دونوں عظیم قائدین کی موت کا سبب بننے والے قاتلوں میں گہری مماثلت ہے۔ دونوں کا تعلیمی و تدریسی مضمون ایک ہے۔ دونوں کا فارمیسی کا ذیلی شعبہ Department of Pharmaceutics ایک۔ دونوں کو تعلیمی نگران ایک، دونوں کا اپنے مقتولین سے رویہ ایک، انہیں موت تک پہچانے کو حربہ و طریق کار ایک ساتھا۔ دونوں نے اپنے اپنے اداروں میں پاکستان ہائر ایجوکیشن کمیشن HEC کو مجوزہ تدریسی، تنظیمی اور تحقیقی ڈھانچے Organogram کو یکسر فراموش کرتے ہوئے اپنا خود ساختہ جعلی نظام برپا کیا ہوا ہے۔ حالانکہ ان دونوں بدبختوں نے HEC کے اجلاسوں میں بلاواسطہ یا بلا واسطہ شرکت فرمائی اور دونوں نے HEC کے مجوزہ نظام اور ڈھانچہ کو اپنانے اور لاگو کرنے کا تحریری و تقریری وعدہ کیا ہوا ہے۔ مگر اس سے انہیں اپنے مالی مفادات مجروح ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسلئے انہوں نے اپنا اپنا چھوٹا ڈرامہ رچایا ہوا ہے اور اپنے اداروں کو عجیب و غریب منطقیں پیش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں دونوں ہی اپنی بددیانتی و بدعنوانی کو چھپانے کے لئے مذہب کا سہارا لیتے ہیں۔ ادارے، نظام اور لوگوں کو دھوکہ دینے کی شاندار کوششیں جاری فرمائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اب لوگ جانتے ہیں کہ کوئی اسلامی عقیدہ، نظریہ اور مسلک بددیانتی و بدعنوانی کی اجازت نہیں دیتا۔ پورے مذہبی، اخلاقی اور عمرانی علوم کا مطالعہ کر لیں، کہیں آپکو کرپشن کی اجازت کا اشارہ نہیں ملے گا۔ کہیں آپکو کسی کی کا معاشی قتل کرنے کا حوالہ نہیں ملے گا۔ کہیں آپکو ادارے اور نظام کو دھوکہ دے کر مادی و معاشی مفاد سمیٹنے کا پروانہ نہیں ملے گا۔ چنانچہ یہ دونوں اصحاب اپنے مسلک اور عقیدے سے بھی مخلص نہیں ہیں۔

علاوہ ازیں یہ دونوں افسران جناب ڈاکٹر ساجد بشیر ڈین فارمیسی، جامعہ سرگودھا، اور جناب ڈاکٹر نوید اختر ڈین فارمیسی، جامعہ اسلامیہ، بہاولپور کا سیاسی و پیشہ ورانہ تعلق بھی فارمیسی کے ایک ہی دھڑے، بدنام زمانہ پروفیشنل گروپ Professional Group سے ہے۔ پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن کے اس سیاسی گروہ کے یہ پسندیدہ سرغنہ ہیں۔ جنکے جلسوں Functions کی یہ شان ہوتے ہیں، جنکی محفلوں کو یہ رونق بخشتے ہیں۔ یہ وہی گروہ ہے جو گذشتہ تین دہائیوں سے پیشہ فارمیسی پر کسی سیاہ رات کی طرح چھایا ہوا ہے۔ جس کی ارکان سازی، انتخابی عمل اور پیشہ ورانہ سرگرمیوں میں بہترین بددیانتی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ جو اپنے ذاتی و شخصی مفادات کے لئے قومی و اجتماعی مفادات کو بڑے تسلسل سے مجروح کر رہے ہیں۔ اور کبھی کسی مخلص، دیانتدار اور باصلاحیت شخص کو اپنی ذات اور شخصیت سے آگے نہیں جانے دیتے۔ ماہرین ادویات کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہانکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جنکی ہمیشہ قیادت

میں رہنے والی جناب نواز شریف والی ضد اور سوچ نے پیشہ ادویات کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا۔ ہم مسلم لیگ ن سے بڑا معد بانہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنی ان باقیات کو بھی اپنے ساتھ ہی لے جائیں۔ شاید اس طرح پاکستان میں ادویات وصحت کے اچھے دن آجائیں۔ کیونکہ انہی کی وجہ سے ماہرین ادویات کی تنظیم دو حصوں میں ٹوٹ گئی۔ گزشتہ دنوں کچھ لوگوں نے اکٹھے تو ہونے کی کوشش کی مگر قرائن کہتے ہیں کہ شاید یہ اکٹھ زیادہ عرصہ نہ چل سکے۔

قارئین محترم! ہمارے بھائیوں اور عظیم راہنماؤں کی موت کا سبب بننے والوں میں ایک اور بھی خوبی بھی یکساں ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کو ناجائز مادی مفاد فراہم کرنے کیلئے متفرق امتحانی اور تنظیمی کام کیلئے نامزد کرتے ہیں۔ اگر ہم انکی بینک کی معلومات Financial Statements کا جائزہ لیں تو بڑی آسانی سے انکے شیطانی گٹھ جوڑ کو سمجھ سکتے ہیں۔ جس مکروہ دھندے سے یہ دونوں اپنے اپنے داروں کو ایک دوسرے کو معاشی مفاد فراہم کرنے کا سامان کر رہے ہیں اسے بآسانی سمجھا اور پکڑا جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں آپس میں وٹہ سٹہ کرتے ہیں۔ ورنہ ہمارے ملک میں اتنا قحط الرجال نہیں ہے کہ ان دونوں اصحاب اور انکے اداروں کو انکے علاوہ کوئی اور ماہر، استاد اور ممتحن ہی نہیں ملتا۔ پنجابی میں تو انکی صورتحال کی انتہائی مناسبت سے ایک محاورہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ مگر ہم اپنے قارئین کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے اسے زیر قلم لانے سے گریز کرتے ہیں۔

آخر میں ہم جناب محمد اقبال اور جناب ڈاکٹر میاں رفعت الزمان جیسی معصوم شخصیات کی موت کے ذمہ داروں کو پیغام دینا چاہیں گے، جو فارمیسی کے اداروں اور شعبہ جات کے اعلیٰ سرکاری اور انتظامی عہدوں پر فائز ہیں۔ اقتدار اور طاقت میں بھی نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ جنکی ہیبت اور دہشت سے دنیا کانپتی ہے۔ جو پیشہ ادویات کے حالات اور ترجیحات کو اپنی مرضی سے ترتیب دیتے ہیں۔ ہم آج انکے عروج کے دور میں انکے تمام تر غرور، اقتدار اور طاقت کو اپنے پاوں کی نوک پر رکھتے ہیں۔ ہم انکے مکروہ کرداروں کی نفی کرتے ہیں۔ ان کے فریب اور دھوکہ دہی کے شیطانی گٹھ جوڑ کا انکار کرتے ہیں۔ ہم تمام تر بددیانتی و بدعنوانی کو ببانگ دہل ٹھکراتے ہیں۔ اور اپنے عظیم بھائیوں کی شہادتوں اور قربانیوں کو تہہ دل سے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انکی قربانی، استقامت اور خدمت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور ان کی موت کے محرک بننے والے بدترین اور ظالم قاتلوں کو انکے انجام تک پہنچانے کا اعادہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے بے قصور اور معصوم بچوں کو یتیم کیا۔ روشن گھروں کی خوشیوں اور رونقوں کو اجاڑ دیا۔ جنہوں نے فلسفہ حسین کے پاسداران کو قتل کیا۔ قابل نفرت یذیدیت کا مظاہرہ کرکے اجالوں کو شکست دینے کی ناپاک کوشش کی۔ ہم یقیناً اپنے عظیم مجاہدین اور جفاکش سپہ سالاروں کو کبھی فراموش نہیں کرینگے۔ انکی خدمت، جدوجہد اور کارناموں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ اس علم کو کبھی گرنے نہیں دینگے۔ انکے مشن کو انتہائی ذمہ داری سے آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ کرپشن، بددیانتی اور بدعنوانی کے خلاف اپنی جدوجہد ہمیشہ جاری رکھیں گے۔ انشاءاللہ

ڈاکٹر طہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmaceuticalsreview.com